

## بِنگلہ دیش میں دین اسلام اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلٰیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی توبین کرنے اور ان پر سب و شتم کرنے والوں کا قتل

النصاف کے نام پر معصوم مسلمانوں کو سزاۓ موت سنانے کے تناظر میں

الحمد لله رب العالمين، والصلوة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين وعلى آله وصحبه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، وبعد

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلٰیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

<sup>1</sup> ”لِزِوَالِ الدِّنِيَا أَهْوَنُ عَلٰى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِغَيْرِ حَقٍّ.“

”ساری دنیا کا بر باد ہو جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی مومن کا ناجتن خون بہانے سے زیادہ لکھی بات ہے۔“

۱۵ نومبر، ۲۰۱۳ء بـ طابق محرم الحرام ۱۴۳۶ھ کو القاعدہ بـ صغیر سے وابستہ مجاذین نے بـنگلہ دیش کے شہر راجشاہی میں اسلام اور شریعت مطہرہ کی تحقیر و تذلیل کرنے اور احکام اسلام کی توبین کرنے کے مرتكب ایک شخص، شفیع الاسلام لیلن کو قتل کیا۔ اسی طرح ۱۲ مئی ۲۰۱۵ء بـ طابق رجب ۱۴۳۶ھ کو القاعدہ بـ صغیر سے وابستہ مجاذین نے ایک دوسرے دشمن اسلام اور شامیر رسول انتیبیجاۓ کا قرض چکا دیا اور اسے جنم واصل کیا۔ الحمد لله! تمام توفیق اور کامیابی اللہ درب العزت ہی کی جانب سے ہے۔ ان دونوں واقعات کے بعد القاعدہ بـ صغیر نے قتل کی ذمہ داری قبول کرنے کے لیے اعلانیے بھی جاری کیے۔

یہ اشخاص مخفی اپنی ذاتی زندگی میں ملعود مرتد ہونے اور اسلام سے عنادر کھنے کی بنا پر قتل نہیں کیے گئے، بلکہ یہ دونوں افراد معاشرے اور انسانیت کے بھی کھلے دشمن تھے۔ یہ طرح سے اسلام اور امت مسلمہ کی تحقیر و تذلیل کرنے اور ان کی توبین کرنے پر کربستہ تھے، حتیٰ کہ انہوں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلٰیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان میں بدترین الفاظ استعمال کرتے ہوئے گستاخی کی، اللہ کے عجیب، ہمارے وہ رسول جو ہر مسلمان کو اس کی جان سے بڑھ کر عزیز ہیں، صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان کے یہ جرائم بذات خود اللہ جل جلالہ، اس کے پیغمبر صَلَّی اللہُ عَلٰیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور مسلمان بحیثیت قوم و امت کے خلاف ایک کھلمن کھلا اعلان جنگ تھے۔ اللہ درب العزت کی نازل کردہ شریعت کے مطابق ان دونوں اشخاص کا قتل نہ صرف رواحہ بالکہ مسلمانوں پر واجب ملزم تھا۔ مگر ہندو تو اکی مدد گار و تابع فرمان، بـنگلہ دیش کی طاغوتی حکومت نے ان ملعونوں کو انصاف کے کٹھرے میں کھڑا کرنے کے لیے کچھ نہ کیا۔ بلکہ اس کے بر عکس، ان مجرمین کو تحفظ فراہم کیا اور ان مسلمانوں کو قید اور قتل کیا گیا جنہوں نے ان مجرمین کی سزا کا مطالبہ کیا۔ الحمد للہ، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجاذین القاعدہ نے ان موزی مجرموں کو ان کے کاپورا پورا بدلہ دیا، شریعت کے عائد کردہ فرض کو ادا کیا اور اپنے اس عمل سے لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کی آنکھوں اور دلوں کی ٹھنڈک کا سامان کیا۔ بے شک تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔

<sup>1</sup> سنن ابن ماجہ ، حدیث نمبر 2619، سنن ترمذی، حدیث نمبر 1452، سنن ابن ماجہ 1453، باب التغليظ في قتل مسلم ظلماً. قال الشیخ شعیب الأرنؤوط رحمه الله في النسخة المحققة لابن ماجة: "حسن لغيره".

ان مبارک حملوں کے بعد بگل دیش کا انسانی ساختہ، ظلم و عدو ان پر کھڑا کیا گیا طاغونی نظامِ عدل حرکت میں آیا اور عدالتی کارروائیوں کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا۔ اپنی عدم الہیت اور ناکامی کو چھپانے کے لیے ایسے لوگوں پر ان حملوں کے الزام لگائے گئے جن کا سرے سے ان واقعات سے کوئی تعلق ہی نہ تھا۔ حال ہی میں بگل دیش کی نااہل عدالیہ نے تین افراد کو لیلیں کے قتل کا ذمہ دار قرار دیتے ہوئے سزاۓ موت کی سزاۓ انسانی جبکہ چار افراد کو انتباہیوں کے قتل کے سلسلے میں بھی سزاۓ انسانی گئی۔

ہم صاف اور واضح طور پر اعلان کرتے ہیں کہ ان مجرموں کو قتل کرنے والے القاعدہ بر صیریتے تعلق رکھنے والے عالی قدر مجاہدین تھے۔ بگل دیش کی عدالیہ نے جن سات افراد کو ان مقدموں میں سزاۓ انسانی ہے، ان کا ان حملوں سے کوئی واسطہ یا تعلق نہیں تھا۔ نہ ان سات افراد کا القاعدہ بر صیریتے مجاہدین سے کوئی تعلق ہے۔ ایسے میں ان سات بے قصور و معموم افراد کو سزاۓ انتہائی شر مناک اور انصاف و قانون کی رو سے ناجائز و غلط ہے۔ صرف شریعتِ اسلامی ہی نہیں، بلکہ عقل اور انسان کے اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے قانون کی رو سے بھی یہ فیصلہ ناجائز اور ظلم و نا انصافی پر مبنی ہے۔ کسی ملک اور اس کے عدالتی نظام کے لیے ایسی نا اہلیت شر مناک اور قابل افسوس ہے۔

ڈھونگ اور ناٹک پر مبنی تفہیم اور تحقیقات، مقدمے اور ایسے لغو قسم کے فیصلے اور فرمان، ان سب نے انسان کے بنائے ہوئے قانون و نظام کی بے بُمی و لاچاری، اس کی کمزوری اور بے بساطی اور طاغونی نظام کا اصل کھوکھلاپن عوام کی نظر و میں واضح کر دیا ہے۔ یہ ایسا نظام ہے جو اسلام اور پیغمبر ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو سزادینے کے بجائے ان کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ یہ ایسا نظام ہے جو بے گناہوں کو انصاف کے نام پر موت کی سزادیتا ہے۔ انسانوں کا بنا یا یہ نظام تو جرم کی تعریف و تشریح کرنے کے بھی قابل نہیں، کجا کہ عدل و انصاف مہیا کرے۔ اس کے باوجود کتنی دہائیوں سے عوام اسی نا انصافی پر مبنی، نااہل نظام حکومت و عدل کے تحت زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ اس غلامی سے نجات کا واحد راستہ انسان کے وضع کر دہ ان افکار و نظریات اور نظام سے چھکارا حاصل کرنے اور اللہ کی نازل کردہ پاکیزہ و مطہرہ شریعت کی اتباع میں ہے۔

ان تمام لوگوں سے جو اس ڈھونگ اور ناٹک پر مبنی مقدموں اور عدالتی سلسلے سے وابستہ رہے ہیں، ہم یہ کہتے ہیں کہ: اس ظلم و نا انصافی سے توبہ کریں اور اپنے ان فیصلوں سے رجوع کریں۔ قانون کی عطا کر دہ اس طاقت کا ایسا بے جا اور ظالمانہ استعمال انتہائی شر مناک ہے۔ یہ لوگ یاد رکھیں، کہ ایک دن آنے والا ہے جب انہیں خود بھی منصفِ عالیٰ کی عدالت میں حاضر ہونا پڑے گا۔ ایک ایسا دن جب کوئی شخص اپنی اولاد اور دنیا بھر کا مال و دولت فدیے میں دے کر بھی اپنی گردن نہ چھڑا سکے گا۔ لہذا، ان بے گناہوں کو جن کو تم نے نار و سزاۓ انسانی ہے، باعزم طور پر رہا کر دو، اور اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کے لیے اسلام و شریعت کے سائے میں لوٹ آؤ۔

اللہ تعالیٰ امتِ مسلمہ پر اپنے رحم و کرم کا سایہ فرمائیں، اس زمین پر اسلام کو استحکام عطا کریں تاکہ مظلوم کی مدد کی جاسکے، ظالم کا ہاتھ روکا جاسکے اور لوگ حقیقی امن و سکون اور عدل و انصاف کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين وصلى الله تعالى على نبينا الأمين، آمين!